(15)

Dr. Musarrat Jahan
Guest Faculty/Asst. Professor
Dept. of Urdu, V.M. College, Hajipur.
B.A Part III (H), Paper – VI
Topic:- Nazeer Ahmad ki Novel Nigari – Mukalma, Zuban ---

[نوٹ: پچھلے نوٹ کا بقیہ حصہ]

نذیر احمد کے تمام ناول اس زمانے کی مختلف سماجی حقیقتوں کو پیش کرتے ہیں اور اس زمانے کے سماجی و مذہبی مسائل پر روشنی ڈالتے ہوئے اصلاح و ترغیب کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ اس میں ۱۹ ویں صدی کی سماجی زندگی اور اس زمانے کے مسلمان گھرانوں کی حقیقت شعارانہ عکاسی کی گئی ہے۔ نذیر احمد نے زندگی کے ٹھوس پہلوؤں کو سامنے رکھا اور ہر ناول میں کسی نہ کسی سماجی عیب کو دور کرنے کی کوشش کی، کیونکہ ان کا مقصد انسان اور انسانی سماج کو بہتر بنانا تھا۔

نذیر احمد اردو کے اولین ناول نگار ہیں اس لئے ان کے ناولوں میں فنی نقائص نہ ہوں ایسا نہیں ہو سکتا مگر کسی قصے کو ناول کی کسوٹی پر پرکھنے کے لئے جو عناصر ضروری ہیں، نذیر احمد کے ناول ان سے خالی نہیں ہیں۔ مثلاً ناول کو اس آئینے سے تشبیہ دی گئی ہے جس میں جیتی جاگتی دنیا کا عکس نظر آتا ہے، یعنی ناول نام ہے دنیا کی تصویر کشی کا۔ نذیر احمد کے ناول اس کسوٹی پر پورے اترتے ہیں۔ زندگی اور معاشرے کی تصویر کشی وہ اس کامیابی سے کرتے ہیں کہ پڑھنے والوں کو اس پر اکثر اپنے گھر اور اپنے ماحول کا گمان گذرا ہے اور ان کے کرداروں کی تلاش لوگوں نے دلی کی گلیوں میں کی ہے۔ ان کے ناولوں میں مسلمانوں کے اس اہم دور کی معاشرت کی سچی تصویریں پائی جاتی ہیں اور اس عہد کی

ذہنیت، سماجی تصورات اور معاشرتی نظریات کے بہترین مرقعے ملتے ہیں۔

مکالمہ نگاری: نذیر احمد کے ناولوں کے مطالعہ سے ان کی مکالمہ نگاری کی عمدہ مثال ملتی ہے۔ اس کامیابی کا راز یہ ہے کہ وہ ایک کثیر المطالعہ انسان تھے اور زبان پر انہیں پوری قدرت تھی۔ وہ مشکل سے مشکل اور پیچیدہ سے پیچیدہ خیال کو سہل بات چیت کی زبان میں ادا کرنے کا گر جانتے تھے۔ دوسرے وہ انسانی نفسیات کے رمز شناس تھے۔ فقروں اور جملوں سے کردار کی ذہنی تہوں کو کھولنے اور اس کے باطن کو بے نقاب کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ ہر قسم اور ہر طبقے کے لوگوں کو قریب سے دیکھا تھا اور سب کے طرز بیان سے بخوبی واقف تھے۔ چنانچہ مرأۃ العروس اور بنات النعش ان کے ابتدائی ناول ہیں جن میں فنی طور پر متعدد خامیاں ہیں مگر مکالمہ نگاری پر ان کی قدرت کا اظہار یہیں سے ہونے لگا تھا۔ مکالمہ نگاری کے سب سے عمدہ نمونے "فسانۂ مبتلا" میں ملتے ہیں۔ اس میں نذیر احمد کی مکالمہ نگاری کا فن اپنے عروج پر نظر آتا ہے۔ مثلاً غیرت بیگم کو جب ہریالی کے بارے میں حقیقت کا علم ہوتا ہے تو غصے کے عالم میں اس کے منہ سے بے ربط فقرے نکلتے ہیں جس سے اس کی ذہنی حالت کا اندازہ ہو جاتا ہے اور نذیر احمد کے فنی کمال کا۔ مثال کے طور پر اس عبارت کو دیکھئے۔

"غیرت بیگم ... یہ ہریالی نہیں، گھر والی ہے۔ یہ بی بی ہے۔ یہ میری سوتن ہے۔ میں رانڈ ہوں یہ سہاگن ہے، میں لونڈی ہوں یہ بیگم ہے، میں چڑیل ہوں یہ حور ہے، یہ میاں کی لاڈو ہے، یہ میاں کی چہیتی ہے، یہ میاں کے کلیجے کی ٹھنڈک ہے"

ڈپٹی نذیر احمد کے ناولوں میں زبان :- ڈپٹی نذیر احمد کو ناول کی زبان پر مکمل عبور حاصل ہے - وہ ایک اعلیٰ درجے کے زبان داں، مترجم اور عالم و مقرر تھے - ایک ایسے مصنف تھے جن کی شخصیت اور جن کا رنگ تصنیف سر سید احمد خاں کے رفقاء میں سب سے منفرد تھا - یہ انفرادیت ان کے اکثر کارناموں کی اس روح میں مضمر ہے کہ انہوں نے سر سید کے بعد شاید سب سے زیادہ عام زندگی اور عام مسائل سے رابطہ رکھا - وہ ایک عوام دوست، ہمدرد اور غم گسار شخص تھے، اس لئے ان کی مخصوص زبان مخصوص عالمانہ لہجے میں ہونے کے باوجود عوامی اور عام لوگوں سے بالکل قریب ہے - عمر کا ابتدائی حصہ دہلی کے مسلم گھرانوں میں گزرا تھا اس لئے دہلی کے محاورے نوکِ زبان تھے - ساری عمر ان محاوروں کا استعمال کرتے رہے - محاورات ہی کے ذریعہ انہوں نے اظہار و ابلاغ کے بڑے بڑے فائدے اٹھائے ہیں - خاص طور سے عورتوں کی سماجی زندگی کی تصویر کشی اور ان کے خانگی حالات کو حقیقی مرقع کھینچنے میں محاوروں نے ان کی بڑی مدد کی ہے - اجتماعی مناظر، ظرافت کے انداز، لڑائی جھگڑوں کے طور، تلقین و وعظ کے ڈھنگ، قہر و عتاب کے تیور اور ڈانٹ ڈپٹ کے طریقے غرض زندگی کے ہر موڑ کی ترجمانی وہ بڑی کامیابی سے کرتے ہیں - مثال کے طور پر مندرجہ ذیل اقتباس ملاحظہ کیجئے - جس میں نصیحت نغیمہ کی ان حرکتوں کا بیان ہے جو وہ اپنی ماں سے کسی بات پر ایک طمانچہ مار کھانے کے بعد کرتی ہے -

"نغیمہ نے ایک آفت توڑ ماری - سب سے

Continued